السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہتے ہوئے میقات سے آگے بڑھ جاتا ہے اور کوئی شرط نہیں لگاتا۔ اس کے بعد اسے کوئی مانع پیش آجاتا ہے جو اسے نسک (حج یا عمرہ) کی ادائیگی سے روک دیتا ہے تو ایسی صورت میں اسے کیا کرنا ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے آدمی کو محصر کہا جاتا ہے، یعنی جس کو راستہ میں کوئی رکاوٹ پیش آگئی ہو، اسے چاہئے کہ صبر کرے، شاید کہ رکاوٹ دور ہوجائے اور وہ اپنا نسک پورا کرسکے، وگرنہ وہ محصر ہوگا۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ جس جگہ مانع پیش آیا ہے وہیں قربانی کرے گا اور بال کٹوا کر حلال ہوجائے گا۔ چاہے مانع کوئی دشمن ہو یا کوئی اور سبب اور چاہے وہ حرم میں پیش آیا ہو یا حرم سے باہر اور قربانی کا گوشت فقیروں میں بانٹ دے گا۔ اور اگر وہاں پر کوئی آدمی نہ مل سکے تو حرم یا آس پاس کے فقیروں کے درمیان تقسیم کردے گا اور بال کٹوا کر حلال ہوجائے گا اور اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا تو دس روزے رکھے اور پھر بال کٹوا کر حلال ہوجائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 232

محدث فتویٰ